سِتم گر

مہوش طالب

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://www.paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش www.paksociety.com

ستم گر

مہوش طالب

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والا ناول ستم گر کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ (www.paksociety.com)اور مصنفہ (مہوش طالب) محفوظ ہیں۔
کسی بھی فرد، ادارے ، ڈائجسٹ ، ویب سائٹ ،ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے ۔بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

http://www.paksociety.com

تم اب آئے ہو۔۔۔۔۔ آنسوں اس کے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔
تھیں یاد ہے ایک وقت تھا جب تم بھی تھے اور میں بھی مگر وقت اچھا نہیں تھا پھر کچھ ماہ و سال بعد یوں ہُوا کے وقت مہرباں ہوگیا اور تم غیر۔۔۔ اور اب وقت سمیت تم لوٹ آئے ہو، لیکن مجھے اپنی جگہ چھوڑنی پڑ رہی ہے کیونکہ تم اپنے ساتھ میری جگہ پر کسی اور کو لے آئے ہو۔۔۔جانتے ہو میں نے آج زندگی سے کیا سبق سیکھا ہے، محبت ایسے شخص سے کرو جس سے کوئی اور نہ کرتا ہو، تاکہ وہ کبھی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔۔۔کسی اور کے پکارنے پر محبت کو یوں بے مول نہ کر دے، کہہ کر وہ وہاں سے چل دی اور وہ وہیں وقت کے ہاتھوں مجبور لاجواب ساکھڑا رہ گیا۔

نیلے آکاش پر پرندے اپنی اڑانیں بھر رہے تھے، بارش کے بعد مطلع صاف ہوگیا تھا، وہ آخری کلاس لیے کر یونی سے نکل آئی گھر جاکر اسے تیاری بھی کرنی تھی "شفق" پکار پر اسکے قدم تھم گئے، تمہیں پتہ چلا کچھ، جواباً تیمور نے جو کچھ کہا وہ اسکے حواس سلب کرگیا۔
تم جانتی ہو نا شفق میں تمہیں کس قدر چاہتا ہوں، اس دن میں کتنا خوش تھا اپنے ڈیڈ اور ممی کے ساتھ تمہارے گھر آنے والا تھا مگر۔۔
آنکھوں میں آئی نمی نے اسے مزید بولنے نہ دیا۔ "مجھے ہر چیز کا احساس ہے ابوذر، تمہارے ڈیڈ کے چلے جانے کا مجھے بے حد افسوس ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ جس کیفیت سے تم گزر رہے ہو میں شاید اسکا اندازہ کرسکوں، مگر یہ بات یاد رکھنا کی رنج و خوشی کے ہر پل میں تمہارے ساتھ ہوں، خود کو کبھی تنہا مت سمجھنا۔" وہ اسکی اداس آنکھوں میں تیرتے دکھ کو محسوس کرتے ہوئے بولی۔
"شفق میں فی الحال تم سے شادی نہیں کرسکتا" انداز ایسا تھا جیسے جبراً کہلوایا گیا ہو، اور شفق یک ٹک اسکی جانب دیکھتی رہی مختار صاحب کے انتقال کے بعد ساری تو نہیں مگر کچھ زمہ داری ابوزر کے کندھوں پر آگئی تھی، اسکی والدہ مڈل اسکول میں پڑھاتی تھیں، ابوزر کے علاوہ گھر میں ایک چھوٹی بہن اور سترہ سالہ شرجیل تھا، سو اسے اپنے گھر والوں کو یتیمگی کے احساس سے بچانے کیلئے

اپنا کردار تو بہر حال ادا کرنا تھا اور ان حالات میں شفق سے شادی کی بات دوبارہ گھر میں کرنا نہایت نامناسب تھا، اپنے دل کو بڑی مشکل سے سمجھا بجھا کر اسنے شفق سے تب تک کا وقت مانگ لیا تھا جب تک گھر کے حالات پہلی ڈگر پر نہ آجائیں اور "شفق"۔۔۔ اسے انتظار کرنا ہی تھا۔۔۔ صرف شادی ہی تو مقصدِ حیات نہ تھی اسکی زندگی میں اور بھی ترجیحات تھی محبت کے سوا۔۔۔۔لہٰذا وہ صبر کرنے کو تیار تھی۔

اسنے یونی جانا جاری رکھا بلکہ پی ایچ ڈی کیلئے اسکالرشپ کے لئے بھی اپلائی کر دیا، دل میں ابوزر کے لئے جو پسندیدگی تھی وہ یاد کا دیا بنکر جلتی رہی۔

اسکا یونی میں M.phil کا آخری سال تھا، وہ ماریہ کیساتھ لائبریری سے نکلی تھی جب اسنے IER ڈیپارٹمنٹ کے باہر اسے دیکھا۔ابوزر اپنے دوستوں کیساتھ خوشگپیوں میں مصروف تھا، کسی بات پر تیمور کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسکا قہقہہ یوں تھما جیسے موٹر سے چلتے تیز رفتار ٹیوب ویل کو اچانک بریک لگے ہوں۔۔۔

ابوزر کے زہن کے پردے پر دو سال پہلے کا منظر رقص کرنے لگا. "ابوزر میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کے آج کے بعد تب تک تمہیں نظر نہیں آؤنگی جب تک تم نہیں چاہوگے.جب تک تم اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے کسی مقام پر نہیں پہنچ جاتے,میں تمہارے راستے کی دیوار نہیں بنوں گی. میں تمہاری مجبوری و پریشانی سمجھ سکتی ہوں۔۔۔"

"ابوزر".. وہ حال میں واپس آیا،

"شفق" تم؟

دیکھو ابوزر میں تمہارے سامنے نہیں آئی۔۔۔

وقت نے ایسا چاہا, تم مجھے وعدہ خلاف مت سمجھنا" وہ اپنے یہاں ہونے کی دلیل دے رہی تھی ابوزر کے ساتھ ساتھ خود کو بھی"۔اور ابوذر۔۔۔۔ وہ ایک سرد سی آہ بھر کر رہ گیا،

"مجھے سمجھنے کی کوشش کرو" وہ دونوں اب کیفے میں تھے ، میں نے ممی کو ہر طرح سے قائل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی صورت راضی نہیں ہورہیں،ور جب سے فارحہ نے خودکشی کی دھمکی دی ہے ممی اور خالہ بہت ڈر گئی ہیں۔

اور تمہاری بہن نینا اور شرجیل تمہارا بھائی؟وہ لمحہ بھر کو خاموش ہوا تو شفق نے جانے کس انداز میں ان دونوں کا پوچھا۔

"نینا کی تو شادی ہوگی وہ کینیڈا میں ہوتی ہے اور شرجیل وہ پڑھائی کے ساتھ ایک زبردست سی جاب کر رہا ہے" وہ اب مسکراتے ہوئے اپنے گھر والوں کا حال بتا رہا تھا جن کے بارے میں کچھ عرصہ پہلے تک وہ نہایت فکرمند تھا، شفق نے اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو بمشکل بہنے سے روکا تمہیں ضرور اپنی خالہ زاد کو حرام موت سے بچا کر ثواب کمانا چاہئے جو تمہاری چاہت میں مر رہی ہے،وہ کہہ کر رکی نہیں تھی۔

وقت کا پہیہ تیزی سے گھوما اور پانچ برس اسکی چکی میں پس گئے. شفق جرمنی سے ایک ہفتہ قبل پی ایچ ڈی کرکے لوٹی تھی۔

وہ اپنی بہن ناعیمہ کے ہمراہ اسپتال کے کوریڈور میں کھڑی جانے کس کا انتظار کر رہی تھی جب اپنے پیچھے آہٹ پر اسنے مڑ کر دیکھا۔۔۔اور اس لمحے اس نے شدت سے چاہا کہ سامنے کا منظر خواب ہوجائے، یا وہ خود کسی جادو کی چھڑی سے غائب ہوسکے، مگر نہ تو منظر خواب ہوسکا اور نہ کوئی جادو کی چھڑی ہی اسے غائب کرسکی وہ اکیلا نہیں تھا اسکے ساتھ ڈیڑھ برس کی ایک بچی اور ستائیس کے لگ بھگ کی ایک لڑکی تھی جو اپنا نمبر پکارے جانے پر بچی کو لے کر ڈاکٹر کے روم میں جاچکی تھی ، شفق مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں تمکو دیکھ رہا ہوں۔

مجھے بھی" وہ اپنی بے بسی پر خودترسی کا شکار دکھائی دی کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوگئے .. "شفق

"میں نے تمہیں پل پل یاد کیا, جانتی ہو

مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے ایکسکیوزمی

اسکے نمبر کی پکار ہوئی تو وہ ابوزر کی بات کاٹتے ہوئے کہہ کر چلی گی۔

اور ابوذر اپنی بیوی اور بچے کو لے کر وہاں سے چلا گیا

شفق وقت گزرا ضرور تھا پر ختم نہیں ہوا۔۔ ہمارے پاس ایک چانس ہے اپنی زندگی سنوارنے کا۔۔۔ تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا۔۔۔

ابوزر کے اصرار کرنے پر وہ تین دن بعد اسکے ساتھ سی وی یو کے ساحل پر تھی، تمہاری بیوی اور بیٹا؟؟؟؟؟؟؟

شفق نے سمندری موجوں کی بے چینی کو اپنے اندر محسوس کیا۔

وہ؟ وہ میری ترجیحات کبھی بھی نہیں رہے نہ آئندہ کبھی ہو سکتے ہیں، وہ خودغرضی سے بولا تھا۔ ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو، لیکن ابوزر میری زندگی کا مقصد بدل چکا ہے۔۔۔پہلے کبھی تھے تم میری Priority۔

لیکن اب میرے نزدیک محبت کا مل جانا ہی سب کچھ نہیں ہے۔

تم جانتے ہو ابوزر، تم ایک انتہائی موقع پرست انسان ہو، تم اب آئے ہو، آنسوں اسکے رخساروں پر بہہ رہے تھے اور میں نے یہ بھی سیکھ لیا کہ آپکی فیملی سے بڑھ کر آپ کے ساتھ کوئی اور وفادار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی کے کسی بھی تعلیم گاہ کو جھوٹی اور فریبی محبت کا ذریعہ بنا کر بدنام نہیں کرنا چاہیے، یہ پڑھنے کی جگہ ہوتی ہے ،دل لگی کرکے ایک دوسرے کے جذبات سے کھیلنے کی نہیں، تم اپنے بیٹے کو کبھی تعلیم اور محبت کی توہین کرنا مت سکھانا، ابوزر ان گزرے برسوں نے مجھ سے تھوڑا سا لے کر مجھے بہت کچھ دیا ہے، میں نے اپنی پڑھائی مکمل کی، اپنی بیمار بہن کا علاج کرایا، عرصے سے وہیل چیئر پر بیٹھے اپنے باپ کو اسکے پاؤں پر چلتا دیکھتی ہوں تو جو خوشی ہم سب گھر والوں کے چہروں پر رقص کرتی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔۔ تم سے ایک وعدہ لینا ہے مجھے ... شفق کا لہجہ و انداز بدلے تھے۔

آج کے بعد زندگی بھر میرے سامنے مت آنا، مجھے امید ہے تم میرے وعدے کا مان رکھو گے۔۔ بس اور کچھ نہیں کہنا مجھے کہہ کر وہ چل دی اور وہیں وقت کے ہاتھوں مجبور لاجواب سا کھڑا رہ گیا۔۔ وقت اور ساحل کی ستمگر ریت اسکی آنکھوں میں گھسی اسے بے چین کرتی رہی

ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں

ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم